ORDER SHEET.
IN THE ISLAMABAD HIGH COURT, ISLAMABAD.
JUDICIAL DEPARTMENT.

W.P. No. 1542-2024

Mst. Syeda Urooj Zainab

versus

Federation of Pakistan through Secretary Ministry of Interior and others.

S. No. of order/ proceedings	Date of order/ Proceedings	Order with signature of Judge and that of parties or counsel where necessary.
	24.05.2024	Ms. Imaan Zainab Hazir, Mr. Hadi Ali Chatha, Advocates for petitioner alongwith Mr. Riasat Ali Azad, Advocate, President IHCBA & Mr. Shafqat Abbas Tarrar, Advocate, Secretary IHCBA. Mr. Mansoor Usman Awan, Attorney General for Pakistan. Barrister Munawar Iqbal Duggal, Additional Attorney General. Mr. Arshad Kiani, Deputy Attorney General. Mr. Usman Rasool Ghumman, Assistant Attorney General. Ms. Saadia Shahzadi, State Counsel. Mr. Ali Nasir Rizvi, Inspector General, Police, Islamabad. Malik Jameel Zaffar, SSP, Islamabad. Malik Asif, SI / SHO. Mr. Hassan Jahangir Watto, SSP Investigation. Malik Hassan Raza, DSP, Legal. Mr. Tahir Kazim, Law Officer, IGP. Brigadier (R) Falak Naz, Legal Advisor, M/o Defence. Lt. Col Kafeel Khan, Director Legal, M/o Defence. Mr. Hamid Mir, Senior Journalist on watching brief. سابقہ حکم مورخہ 21.05.2024 کی روشنی میں اٹارنی جنرل پاکستان نے عدالت کو بتایا کہ مغوی تاحال برآمد نہ ہو سکا ہے مگر وہ اس سلسلے میں تمام متعلقہ اداروں بشمول ISI, MI اور CTD سے رابطہ میں ہے۔ اور سیکرٹری داخلہ اور سیکرٹری دفاع سے بات چیت جاری ہے اور اسی ضمن میں تمام ریاستی اختیارات اور وسائل کو استعمال کرتے ہوئے مغوی کو باحفاظت برآمد کروالیا جائے گا مگر اس کے لیے مزید وقت درکار ہے۔ سائلہ کی وکیل ایمان زینب حاضر نے ریاستی ضمانت

Kisma Khan Zimri

Watermarkly

جو کہ سابقہ تاریخ پر بذریعہ اٹارنی جنرل دی گئی تھی کی ناکامی پر بات کرتے ہوئے استفسار کیا کہ ریاست اور ریاستی ادارے ایک مغوی کو بازیاب کرانے میں ناکام ہو چکے ہیں اور مغوی کی جان کو مزید خطرات لاحق ہو گئے ہیں لہذا ریاستی ضمانت پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ IGپولیس اور SSP Operations نے عدالت کو تحقیقات کے حوالے سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ مغوی کی لوکیشن ٹریس کر لی گئی ہے اور پولیس جیو فینسنگ کے ذریعے جلد ہی متعلقہ جگہ اور لوگوں تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے گی۔SSP Operations اور SHO تھانہ نے وضاحت دیتے ہوئے عدالت کو بتایا کہ تاحال انہوں نے سائلہ کے الزامات کے تناظر میں سیکٹر کمانڈر ISIکا بیان قلمبند نہ کیا ہے بلکہ وزارت دفاع سے حاصل کیا گیا تحریری جواب شامل مثل کیا گیا ہے۔ جس میں انہوں نے مغوی کا اپنے زیر حراست ہونے سے انکار کیا ہے لہٰذا اس سلسلے میں تفتیشی افسر کو اس امر کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ سیکٹر کمانڈر کا 161 ضابطہ فوجداری کے تحت بیان قلمبند کرے اور اس حوالے سے بھی اپنی تحقیقات اور تفتیش کو عمل میں لائے۔

2۔ ان تمام حالات کے پیش نظر اٹارنی جنرل سے سوال کیا گیا کہ قانون نافذ کرنے والے ادارے بشمول ISIاور MI کسی قانون کے تحت اپنے فرائض منصبی انجام دے رہے ہیں جس پر اٹارنی جنرل پاکستان نے بتایا کہ ISI براہ راست وزیراعظم پاکستان کو جوابدہ ہے جبکہ MI سیکرٹری ڈیفنس اور افواج پاکستان کے ساتھ منسلک ہے۔اس امر کی وضاحت کو دیکھتے ہوئے عدالت یہ ضروری سمجھتی ہے کہ تمام اداروں کو اپنی آئینی حدود میں رہ کر کام کرنا چاہیے مگر موجودہ حالات میں ہم پولیس، FIAاور CTD کے ساتھ ISIکے انتظامی امور کی سرانجام دہی کا تقابلی جائزہ اس وقت تک نہ لے سکتے ہیں جب تک عدالت کو MI اور ISI جیسے اداروں کے اندر سرکاری امور بشمول

Kismat Khan Zimri

Watermarkly

تحقیقات، تفتیش وانکوائری کرنے کے طریقہ کار سے آگاہی حاصل نہ ہو جائے۔ لہذا سیکرٹری ڈیفنس کو ذاتی حیثیت میں عدالت میں طلب کیا جاتا ہے کہ وہ ان تمام امور کی وضاحت تحریری طور پر داخل کریں جس سے عدالت آئندہ کے لیے پولیس کی تفتیش کے دائرہ اختیار میں ایجنسیز کے رول کی وضاحت کرنے کے بعد انہیں عدالتی دائرہ اختیار میں جوابدہ ہونے پر منتج ہو سکے۔

3۔ عدالتی کاروائی کے دوران صحافی حامد میر نے PEMRA کی طرف سے جاری ہونے والے نوٹیفکیشن کے بارے میں بتایا کہ عدالت کی سابقہ کاروائی جس میں اٹارنی جنرل صاحب نے white flag کے بارے میں ذکر کیا تھا جس کو on-air کیا گیا تو PEMRA نے ایک نوٹیفکیشن کے تحت تمام پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر پابندی عائد کر دی جو کہ بنیادی حقوق سے متصادم ہے نتیجتاً PEMRA نے صحافیوں پر ناجائز دباو ڈالنا شروع کر دیا ہے جس سے صحافی مزید مشکل حالات سے دوچار ہیں۔ اٹارنی جنرل پاکستان نے اس امر کی وضاحت کی کہ نوٹیفکیشن کی روشنی میں عدالت جس کیس میں مناسب سمجھے اس کی رپورٹنگ کا حکم دے سکتی ہے۔چونکہ یہ مقدمہ ایک اہم نوعیت کا ہے جس کے بارے میں پاکستانی عوام کو کافی تشویش ہے اس لیئے یہ عدالت زیر بحث مقدمے کی کاروائی کو رپورٹ کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ PEMRA کی کوئی کاروائی یا نوٹیفکیشن تا حال عدالت کے سامنے زیر سماعت نہ ہے اس لئے اس کے متعلق کوئی حکم جاری نہیں کیا جا سکتا۔ مزید براں عدالت missing persons کے تمام کیسز کو live stream کے ذریعے نشر کرنے کا حکم دیتی ہے جس سے عوام کی آگاہی اور اہم قانونی معاملات کو سمجھنے میں آسانی ہو سکے۔ اس حوالہ سے عدالت رجسٹرار کو انتظامی طور پر نوٹ پیش کرنے کا حکم دیتی ہے۔

Kismat Khan Zimri

Watermarkly

4۔ دوران بحث عدالت اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ لاپتہ افراد کا مسئلہ اس وقت مفاد عامہ کا سب سے اہم مسئلہ ہے اور اس کے لیے تاحال پارلیمان سے کوئی قانون سازی نہ ہو سکی ہے جس سے law enforcement agencies کے کردار کو قابل استعمال یا ذمہ دار بنایا جا سکے اور اس کے ساتھ ساتھ حکومت کی طرف سے بنایا گیا کمیشن (Commission of Inquiry on Enforced Disappearances) سے بھی خاطر خواہ فائدہ حاصل نہ ہو سکا ہے لیکن ان تمام مسائل کا حل فی الحال مندرجہ بالا ایجنسیز کے اندرونی اختیاری وانتظامی معاملات کو سمجھنے کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے لہذا عدالت اٹارنی جنرل اور سائلہ کی وکیل ایمان زینب حاضر کو اس امر میں ماہرین کو نامزد کرنے کے لیے حکم صادر کرتی ہے کہ ان کے نام عدالت میں پیش کیے جائیں۔ علاوہ ازیں عدالت حامد میر اور Secretary PFUJ کو عدالتی معاون مقرر کرتی ہے۔

5۔ چونکہ لاپتہ افراد کا مسئلہ فرد واحد کا مسئلہ نہیں اور نہ ہی یہ موجودہ مغوی کے بازیاب ہونے کے بعد ختم ہو جائے گا، لہذا اس کے لیے مستقل طور پر طریقہ کار کو وضع کرنا ضروری ہے جس کے لیے مندرجہ ذیل سوالات تحریر کیے جاتے ہیں جو کہ عدالت کی آئندہ کاروائی کے لیئے ضروری ہیں۔

i. IG پولیس پچھلے ایک سال کے تمام تھانوں میں نامعلوم افراد کے حوالے سے درج مقدمات کی تحریری رپورٹ پیش کریں جس میں تفتیشی افسران نے مغویان کے بیانات یا لواحقین کے بیانات کسی ایجنسی کے خلاف لگنے والے الزامات کے حوالے سے ریکارڈ کیے ہوئے ہوں اور اس ضمن میں تفتیش کرتے ہوئے متعلقہ ایجنسی کے سیکٹر کمانڈر کا بیان قلمبند کیا ہو؟

Kismat Khan Zimri

Watermarkly

ii. لاپتہ افراد و جبری گمشدگیوں کے لواحقین کی ریاستی مدد بطور ہرجانہ کس طرح ممکن ہے اور اس کے لیے کیا طریقہ کار درکار ہے؟

iii. عمومی طور پر MI، IB، اور ISI پر لاپتا افراد وجبری گمشدگیوں کے حوالے سے الزامات لگائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی ساکھ و انتظامی امور متاثر ہوتے ہیں اور عوام کی نظر میں ان اداروں کے بارے میں منفی تاثر پھیلتا ہے، اس سلسلے میں ریاست نے اب تک کیا اقدامات سر انجام دیے ہیں جس سے ادارہ جاتی مخاصمت کو ختم کیا جا سکے اور ریاست کے اہم اداروں کو اور ان کی ساکھ کے حوالے سے عوام میں منفی تاثر کو ختم کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں Law Minister اور Secretary Law کو بطور عدالتی معاون طلب کیا جاتا ہے۔

iv. ISI، MI، IB میں سیکٹر کمانڈر کے فرائض میں کیا امور شامل ہیں اور کس قانون کے تحت ان کی وضاحت کی گئی ہےانتظامی امور کے حوالے سے ISI، MI، IB کے افسران کس code of conduct کے تابع ہیں۔

v. پچھلے ایک سال میں کسی بھی درج شدہ مقدمہ میں کسی تفتیشی افسر نے کسی بھی ISI، MI، IB، کے عملہ، افسران کا بیان

Kismat Khan Zimri

Watermarkly

قلمبند کیا ہو اور شامل تفتیش کیا ہو اگر کیا ہے تو اس کا طریقہ کار کیا ہے؟

vi. ISI، MI، IB نے بطور محکمہ پولیس FIA، CTD کے ساتھ مشترکہ طور کام کرنے کے حوالے سے کوئی SOP، قواعد و ضوابط جاری کر رکھے ہیں تو ان کی وضاحت کی جائے۔

vii. ISI، MI، IB نے آج تک کتنے افراد کو تحقیقات و تفتیش کے سلسلے میں زیر حراست لیا ہے اور اس تفتیش کے زمرے میں پولیس نے کتنے مقدمات درج کر کے ملزمان کو چالان کیا ہے؟

viii. پچھلے ایک سال میں ISI، MI، IB کے افسران اگر کسی شخص کی ناجائز حراست بلیک میلنگ فون ٹیپ کرنے یا ہراساں کرنے میں ملوث پائے گئے ہوں تو ان کے خلاف کیا کاروائی عمل میں لائی گئی ہے اور کتنے سرکاری افسران کو سزا دی گئی ہے؟

ix. پچھلے ایک سال میں پاکستانی شہری و غیر ملکی افراد کو کسی بھی ایجنسی نے اپنے تحویل میں لیا ہو تو اس عمل میں ہونے والے اخراجات کی مد میں کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

x. ISI، MI، IB کے مجاز افسران ذاتی حیثیت میں پیش ہو کر اپنے اپنے محکمہ کے انتظامی امور کے حوالے سے عدالت کی معاونت کریں۔

Kismat Khan Zimri

Watermarkly

xi. عدالتی معاونین بالخصوص صحافی اور Secretary PFUJ نے اس امر کی وضاحت کرنی ہے کہ لاپتہ افراد یا دیگر مقدمات کی رپورٹنگ بذریعہ الیکٹرونکس یا پرنٹ میڈیا کے منفی یا مثبت کیا نتائج ہو سکتے ہیں اور یہ رپورٹنگ کس حد تک عام شہری کے بنیادی حقوق کے تحفظ میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے مزید براں اس طرح کی رپورٹنگ پر کیا قانون کسی قدغن کی اجازت دیتا ہے اور لاپتہ افراد و جبری گمشدگی کے مغویان کی برامدگی کے حوالے سے کون سا ایسا طریقہ کار اپنا یا جا سکتا ہے جس سے اس قبیح فعل کو ختم کرنے میں مدد مل سکے۔

xii. ایجنسیز کے اندر وہ کون سے انتظامی طریقہ کار باقاعدہ طور پر وضاحت سے نوٹیفائیڈ ہیں جس سے ان ایجنسیز کے اندر موجودہ accountability کا نظام نظر آتا ہو اور اس self-check میکنزم کے تحت ادارے کے افسران اور ملازمین اپنی غلطیوں کوتاہیوں اور غیر قانونی امور کے لیے جوابدہ ہوں

6۔ اندریں حالات اٹارنی جنرل پاکستان کے مقدمہ ہذا کے التوا کی استدعا کو معاملے کی سنجیدگی کے پیش نظر زیر غور نہیں لایا جاتا اور مقدمہ ہذا کو آئندہ تاریخ مورخہ 29.05.2024 کے لیئے مقرر کیا جاتا ہے۔ تمام متعلقہ افراد بشمول Law Minister،

Kismat Khan Zimri

Watermarkly

Secretary Defence، Secretary Interior، سیکٹر کمانڈر ISI، ڈائریکٹر IB، سیکٹر کمانڈر MI کو آئندہ تاریخ سماعت پر عدالت میں حاضر ہونے کا حکم دیا جاتا ہے۔

7۔ مزید براں اگر مغوی آئندہ تاریخ سماعت سے قبل بازیاب ہو جائے تو اس ضمن میں فوری طور پر تحریری رپورٹ بذریعہ رجسٹرار عدالت میں پیش کی جائے۔

(MOHSIN AKHTAR KAYANI)
JUDGE

A.Waheed.

Kismat Khan Zimri

Watermarkly